اخلاق کی پہلی کتاب

بچّوں کی تعلیم کا نیا سلسلہ

اخلاق کی پہلی کتاب

پرائمری سکولوں کے لیے

مُرتّبہ

مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی

مترجم "فلسفۂ تعلیم" ہربرٹ سپنسر و سابق پرنسپل اردو ٹریننگ کالج شہر بمبئی

سنہ ۱۹۳۰ء

شائع کردہ

دارالاشاعت حالی مسلم ہائی سکول پانی پت

بار اول تعداد جلد ایک ہزار قیمت فی جلد ۲/

فہرستِ اسباق

پہلی بات

ا۔ مدارس میں اخلاقی تعلیم کی ضرورت کو اکثر لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ ہندوستان کے پبلک سکولوں میں عموماً مختلف مذاہب کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ ان کیلئے ایک ایسے سلسلہ کی ضرورت ہے جس سے تمام ایسے مذاہب کے لڑکے فائدہ اٹھا سکیں جن میں خدا کی ہستی کو مانا جاتا ہے؛

۲۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اخلاقی تعلیم کے سلسلہ کی یہ ننھی سی پہلی کتاب ہے جس کو میری استدعا پر مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب نے (جو ایک تجربہ کار ماہر تعلیم اور مصنف ہیں) لکھا ہے۔ بچوں کے لئے اسکی زبان اسکے مضامین نظم و نثر کی موزونیت کتاب کو پڑھنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے؛

۳۔ اگر یہ کتاب مقبول ہوئی تو مولوی صاحب ممدوح نے وعدہ کیا ہے کہ اس سلسلہ کی دوسری کتابیں بھی مدارس کی مختلف جماعتوں کے مناسب حال لکھکر عنقریب شائع کریں گے۔ امید ہے کہ جو لوگ مدارس میں غیر فرقہ دارانہ اخلاقی تعلیم کے خواہاں اور موید ہیں وہ مصنف کے اس کام کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے اور اسکی داد دیں گے؛

راقم خاکسار سجاد حسین عفی عنہ

(جناب خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے بالقابہ۔ پنشنر انسپکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب) پانی پت ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

بچّوں کی اَخلاقی تعلیم کا نیا سِلسلہ

اَخلاق کی پہلی کتاب

پہلا سبق

بُڑھیا کا چرخہ

۱ - ایک بُڑھیا بیٹھی چرخہ کات رہی تھی ۔ ایک آدمی نے اُس سے پُوچھا - "بڑی بی ! تم نے خُدا کو دیکھا ہے ؟" بُڑھیا نے کہا " دیکھا تو نہیں - مگر عقل سے پہچانا ہے " اُس نے پھر پُوچھا : " اچھا یہ بتاؤ - تُم نے خدا کو کِس طرح پہچانا ؟ "

۲ - یہ سُنتے ہی بُڑھیا نے چرخے کے ہتھے سے ہاتھ ہٹا لیا + چرخہ چلتے چلتے رُک گیا + پھر کہنے لگی

دیکھو میں اِس چرخے کو چلاتی ہوں تو چلتا ہے۔
نہیں چلاتی تو نہیں چلتا ٭ جب یہ چھوٹا سا چرخہ
بے چلائے نہیں چلتا اور بے گھمائے نہیں
گھومتا تو یہ سُورج۔ چاند۔ تارے جو دِن رات
چکّر میں ہیں۔ آپ سے آپ کیونکر گھوم سکتے ہیں؟
اِن کا چلانے والا اور گھمانے والا بھی کوئی ہونا چاہیئے٭

۳۔ یہ کسی آدمی کا کام تو ہے نہیں ٭ آدمی میں
یہ طاقت کہاں؟ کوئی بہت بڑی قدرت والا اِن
کو چلا رہا ہے۔ اور اِن سے ٹھیک ٹھیک کام
لے رہا ہے ٭ اُسی قدرت والے کو خدا
کہتے ہیں ٭

طاقت (زور، بل)
قدرت (طاقت)

سُنو بچّو! اِک بات تُم کو سُنائیں
بڑے کام کی ہے وہ آؤ بتائیں ٭
نہیں چلتا چرخہ۔ کبھی بے چلائے
نہیں گھومتا وہ۔ کبھی بے گھمائے ٭

اِسی طرح یہ سورج۔ اور چاند تارے
کسی کے چلائے سے چلتے ہیں سارے
اِنہیں جس نے اِس طرح چلتا کیا ہے
وُہی سارے عالم کا خالق خُدا ہے

عالم (دنیا۔ جہان)
خالق (پیدا کرنے والا)

سوالات

۱ ۔ بڑھیا کیا کر رہی تھی؟ ایک آدمی نے اُس سے کیا پوچھا؟ اور اُس نے کیا جواب دیا؟

۲ ۔ چرخے کی چال کو دیکھ کر خُدا کا خیال کیوں کر پیدا ہوتا ہے؟

قدم کا نشان

۱- ہمارے مُلکِ ہندوستان سے مغرب کی طرف سمندر پار ایک مُلک ہے جس کو عرب کہتے ہیں عرب کے جنگلی آدمی بدّو کہلاتے ہیں یہ لوگ جنگلوں میں ڈیرے لگا کر رہتے ہیں۔ اور بہت کم علم ہوتے ہیں ایک عالِم نے اِن لوگوں کے دِل میں خدا کا خیال جمانے کے لئے بڑی اچھی بات بتائی تھی جو ہم تم کو بتاتے ہیں:

۲- ایک بدّو نے اُس عالِم سے پُوچھا "جناب! ہم خدا کو کس طرح پہچانیں"؟ فرمایا "تم زمین پر آدمی کے پاؤں کا نشان دیکھ کر کیا نہیں سمجھ لیتے ہو کہ اِدھر سے کوئی آدمی گیا ہے آدمی کے پاؤں کے نشان سے آدمی کا پتہ مِلتا ہے تو کیا زمین اور

ڈیرے (تنبو یا خیمے)
عالم (علم والا جاننے والا)
خیال (دھیان)

آسمان کی چیزوں کو دیکھ کر خُدا کا پتہ نہیں ملتا ؟
یہ تو قدرت کے بڑے بڑے نشان ہیں جن کو دیکھ کر
بھی کہنا پڑتا ہے کہ بنانے والے نے بڑی کاریگری سے
ان کو بنایا ہے ۔ اور ہم اُسی کو خُدا کہتے ہیں ۔

کسی شخص نے ایک عالِم سے پُوچھا
یہ کِس طرح سمجھیں کہ بے شک خُدا ہے
کہا جب قدم کا نِشان دیکھتے ہو
تو کہتے ہو کوئی اِدھر سے گیا ہے
زمین آسمان سب یہ جس کے نشان ہیں
وُہی ایک قادِر ہمارا خُدا ہے

شخص (آدمی)
قادر (قدرت والا)

سُوالات

۱ - بدّو کون لوگ ہیں ؟
۲ - بدّوؤں کو ایک عالِم نے خدا کا خیال کِس طرح دِلایا تھا ؟
۳ - قدم کا نِشان دیکھ کر ہم خُدا کو کِس طرح پہچانتے ہیں ؟

تیسرا سبق

کِشتی کا سَفر

صادق (سچّا)

۱- ایک بزرگ جو بہت نیک اور سچّے تھے۔ صادق کے نام سے مشہور تھے۔ ایک آدمی نے اُن کے پاس آکر کہا "جناب! میں تو خُدا کو مانتا ہوں۔ مگر مُنکِروں کی اُلٹی اُلٹی باتیں سُن کر بہت بے چَین ہوتا ہوں۔ کوئی ایسی بات بتائیے جِس سے میرے دِل کو تسلّی ہو۔

منکر (انکار کرنیوالا) نہ ماننے والا)

تسلّی (چَین)

۲- بزرگ نے فرمایا "اَچھا یہ بتاؤ۔ تُم کبھی کِشتی پر سوار ہوئے ہو"؟ اُس نے کہا "ہاں جناب" پھر آپ نے سوال کیا "کبھی تمہاری کِشتی ایسی جگہ ٹوٹی ہے جہاں دُوسری کِشتی نہ ہو۔ کہ اُس پر سوار ہو کر کنارے تک پہنچ سکو۔ کوئی بچانے والا بھی نہ ہو۔ اور تَیر کر بھی اپنی جان

کشتی (ناؤ)

سوال کیا (پُوچھا)

نہ بچا سکو؟ اُس نے جواب دیا۔ ہاں جناب!
میں ایک دفعہ ایسی ہی مُصیبت میں پھنس گیا تھا۔
اور بڑی مُشکل سے جان بچی تھی؛

مصیبت (دُکھ تکلیف)

۳۔ اَب بُزرگ نے پُوچھا "بھلا اُس وقت تمہارے
دِل میں یہ خیال آیا تھا کہ اب بھی کوئی بچا سکتا
ہے"؟ اُس نے کہا۔ "جی ہاں۔ ضرور آیا تھا"؛
۴۔ آپ نے فرمایا "دیکھو دُکھ اور تکلیف
میں جس کی طرف دِل آپ سے آپ جُھکتا ہے
وُہی خُدا ہے اور وُہ ایسے وقت میں ہم کو بچا
سکتا ہے جب کوئی بچانے والا نہ ہو"؛

یہ فرمایا صادِق نے اِک دِن کِسی سے
سَفر ایسی کِشتی میں تُم نے کِیا ہے؛
جو منجھدار میں ہو کِسی وقت ٹوٹے
یقین ڈُوب جانے کا جِس میں ہوا ہے؛

یقین (سچ جاننا)

منجھدار میں (پانی کے بیچ میں دریا میں)

کہا "ہاں" کہا "دِل کِسی پر جُھکا تھا
کہا "ہاں" کہا "بس۔ وُہی تو خُدا ہے"

سُوالات

۱۔ کشتی کے سفر میں ایک شخص پر کیا مصیبت پڑی تھی؟

۲۔ کشتی کے سفر میں خُدا کِس طرح یاد آتا ہے

چوتھا سبق

باغ کی سیر

۱۔ باغ کی سیر کو جاتے ہیں۔ تو کیسی بہار نظر آتی ہے! ایک طرف آم۔ انار۔ انجیر۔ امرود۔ آڑو۔ آلوچہ۔ سیب۔ ناشپاتی۔ لیموں۔ کیلے۔ رنگترے وغیرہ۔ ہر قسم کے پھل دار درخت دیکھنے میں آتے ہیں تو دوسری طرف گلاب چنبیلی۔ چمپا۔ بیلا رائے بیل۔ جوئی۔ سیوتی۔ وغیرہ کے پودے نظر آتے ہیں۔ جن کے پھولوں کی مہک سے دماغ خوشبودار اور دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

۲۔ باغ کی زمین میں طرح طرح کی ترکاریاں بھی لگاتے ہیں۔ جیسے آلو۔ اروی۔ گاجر۔ مولی شلجم۔ چقندر۔ گوبھی۔ بھنڈی۔ ترئی۔ کدو۔ وغیرہ

وغیرہ (اور ایسے سوا دوسری چیزیں)

نظر (نگاہ) نظر آتے ہیں (دکھائی دیتے ہیں)

مہک (خوشبو)

باغ باغ (بہت خوش)

آس پاس کے کھیتوں میں قِسم قِسم کے اَناج بوئے
جاتے ہیں جیسے گیہوں - جَو - چنا - مکئی - جوار -
باجرا - مُونگ - ماش - مَسُور - مٹر - لوبیا -
دَھان وَغیرہ ؛

۳ - دیکھو وُہی زمین ہے جِس کی مِٹّی سے پھل
پھُول - میوے - ترکاریاں - اَناج وَغیرہ پیدا
ہوتے ہیں ؛ وُہی پانی اور وُہی ہَوا ہے جِس
سے یہ سب پرورِش پاتے ہیں ؛ وُہی سُورج
ہے جِس کی گرمی سے پکتے ہیں ؛ پھر بھی ہر ایک کا
رَنگ جُدا - بُو جُدا - مزہ جُدا - صُورت جُدا ؛ اِسی مِٹّی
اِسی پانی - اِسی ہَوا - اور اِسی سُورج کی گرمی سے
اِتنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جن کو کوئی نہیں گِن
سکتا ؛

پرورش (پالنا) پرورش پا[illegible] (پلتے ہیں)

۴ - اب دیکھو آم کی گُٹھلی سے آم پیدا ہوتا ہے
اور انار کے بیج سے انار ؛ گُلاب کی جھاڑی سے

گلاب کا پھول اور موتیا کے پودے سے موتیا کا
پھول گیہوں کے دانے سے گیہوں اور جو کے دانے
سے جو + اور اس کے خِلاف نہیں ہوتا ÷ ہر چیز سے
وُہی چیز پیدا ہوتی ہے دُوسری پیدا نہیں ہوتی ÷
۵ - اِس اِنتظام اور کاریگری کو دیکھکر یہی کہنا پڑتا ہے کہ
یہ کام کِسی بڑے قُدرت والے کے ہیں جِس نے سب چیزوں
کو بڑی حِکمت سے بنایا ہے اور وُہی ہمارا خُدا ہے ÷

خلاف (اُلٹا)

انتظام (بندوبست درستی)

حکمت (دانائی عقل)

یہی ایک مِٹّی - یہی ایک پانی
یہی ایک سُورج - یہی اِک ہوا ہے ÷
سبھی پھُول پھل - اِن سے ہوتے ہیں پیدا
مگر رنگ بُو - اور مزہ سب جُدا ہے ÷
کیا اِنتظام اپنی حِکمت سے جس نے
وُہی اِک حکیم اور قادِر خُدا ہے ÷

حکیم (حکمت والا)

سُوالات

۱- باغ کی سیر میں تم کیا کیا چیزیں دیکھتے ہو؟

۲- کچھ پھلوں- پھولوں- ترکاریوں اور غلّوں کے نام بتاؤ

۳- پودوں کے اُگنے اور بڑھنے کے لئے کونسی چار چیزوں کی ضرورت ہے؟

۴- ہر چیز سے وُہی چیز پیدا ہوتی ہےؔ اُس کا مطلب سمجھاؤ

پانچواں سبق

شہد کی مکھّی

۱- شہد کی مکھیوں کے کاموں کو دیکھو ÷ کیسی عقلمندی اور کاریگری سے چھتّا بناتی ہیں ÷ شہد جمع کرتی ہیں- اپنی ملکہ کا حکم مانتی اور اُس کی حفاظت

حفاظت (دیکھ بھال)
ملکہ (رانی)

کرتی ہیں ÷ اگر سب باتیں لکھی جائیں تو ایک بڑی کتاب بن جائے مگر اِس وقت تم کو ایک بات بتاتے ہیں ÷

۲- مکھی طرح طرح کے پھولوں کا رس چوستی ہے اِس سے میٹھا اور مزیدار شہد بنتا ہے- جو غذا کی غذا ہے اور دوا کی دوا ÷ اِسی رس کا ایک حصہ زہر بن کر مکھی کے بدن میں رہتا ہے ÷ مکھی کو اگر کوئی ستائے تو وہ اُس کو کاٹتی ہے- اور زہر اُس کے بدن میں پہنچا دیتی ہے- جس سے بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے ÷

غذا (خوراک)

۳- دیکھو غذا ایک ہے- یعنی پھولوں رس- مگر اُس سے دو الگ الگ چیزیں بنتی ہیں ÷ مکھی بچاری میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی غذا میں ایسا اثر پیدا کر دے- جس سے شہد بھی بن جائے اور زہر بھی ÷ کسی آدمی میں بھی یہ طاقت نہیں ÷ یہ کام

اُسی قادر اور حکیم کا ہے جس نے مکھی کو بنایا اور وہی ہمارا خدا ہے۔

جو پھولوں کا رَس مکھیاں چوستی ہیں
وہ انسان کے واسطے اِک شِفا ہے
مزیدار۔ میٹھا۔ کئی رنگ کا ہے
غذا کی غذا ہے دوا کی دوا ہے
یہی عرق ہے پیٹ میں مکھیوں کے
شہد بھی + زہر + بھی اِسی سے بنا ہے

شفا (تندرستی۔ صحت)

عرق (رَس)

سوالات

۱۔ شہد کی مکھیوں کے کچھ کام بتاؤ؟
۲۔ شہد کی مکھی پھولوں کے عرق سے کونسی چیزیں بناتی ہے
۳۔ شہد کی مکھی میں تُم کو خدا کی کوئی قدرت نظر آتی ہے؟

چھٹا سبق

چھوٹی چیونٹی

۱۔ چیونٹی ایک ننھی سی جان ہے جس کو دیکھ کر بڑے بڑے عالموں کی عقل حیران ہے۔ سر۔ گردن جبڑے آنکھ۔ ناک۔ کان۔ پیٹ۔ پیٹھ۔ معدہ۔ وغیرہ جو بڑے بڑے جانوروں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اس کے ننھے سے بدن میں موجود ہیں۔ بہت سے حصے تو ایسے چھوٹے ہیں کہ جب تک خوردبین لگا کر نہ دیکھو نظر ہی نہیں آتے۔ اس کی ٹانگیں کیسی خوبصورت۔ باریک اور مضبوط ہیں جن سے زمین پر چلتی ہے۔ درخت دیوار پر چڑھتی ہے۔ خوراک کی تلاش میں کہاں کہاں دوڑتی ہے۔ چال میں کیسی پھرتی ہے۔ ناک کیسی تیز ہے۔ کہ کھانے پینے کی چیز کو دور سے سونگھ لیتی ہے۔ اور جہاں وہ چیز رکھی ہوتی ہے۔

ننھی (چھوٹی)

خوردبین (ایک شیشہ جس سے چھوٹی چیز بہت بڑی نظر آتی ہے)

مضبوط (طاقت والا)

تلاش (ڈھونڈنا)

پھرتی (جلدی)

وہیں پہنچ جاتی ہے ۔ جو چیزیں جمع کرنے کے لائق ہیں۔
اور بگڑنے والی نہیں۔ جیسے جو۔ گیہوں۔ دھان وغیرہ اُن
کو بِل میں اب جمع کرتی ہے۔ پھل ترکاری۔ دُودھ۔ دہی
شکر وغیرہ کو جمع نہیں کرتی ۔

۲۔ یہ مضبوط ایسی کہ اپنے سے چوگنا۔ چگنا بوجھ کھینچ لے
جاتی ہے اور اُسکو مُنہ میں لے کر چڑھتی ہے اُترتی ہے
محنتی ایسی کہ صُبح سے شام تک کام میں لگی رہتی ہے ہمت
والی ایسی کہ کام سے کبھی نہیں اُکتاتی۔ عقلمند ایسی کہ
گرمی بھر خوراک جمع کرتی اور سردی میں آرام سے
بیٹھ کر کھاتی ہے ۔

۳۔ یہ ننھی سی جان یہ بھی جانتی ہے کہ گیلی زمین
میں اور برسات کے موسم میں اناج اُگ آتا ہے اِسی
لئے اُس کو جمع کرتے وقت ایک ایک دانے کے دو دو
ٹکڑے کر دیتی ہے ۔

۴۔ کون کہہ سکتا ہے کہ چیونٹی کا بدن اور اُسکے جوڑ

جمع کرنا (اکٹھا کرنا)

ہمت (ارادہ۔ حوصلہ)

بند۔ آپ سے آپ بن گئے؟ یہ ہمت ۔ یہ کوشش ۔ یہ پھرتی
یہ عقل ۔ یہ محنت کی عادت ۔ یہ کام کی دھن آپ سے آپ
پیدا ہو گئی؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ۔ بات یہ ہے کہ چیونٹی
کا بنانے والا ۔ بڑا عالم ۔ بڑا قادر ۔ اور بڑا حکیم ہے ۔ اُسکی قدرت
اور اُسکی حکمت ایک چیونٹی کے اندر بھی صاف نظر آتی ہے اور وہی
ہمارا خُدا ہے

دھن (پکا خیال)

یہ چیونٹی کہ جو ایک ننھی سی جان ہے
بدن اس کا سانچے میں کیسا ڈھلا ہے ؟
بڑی عقل ہے کام کرنے کی اس میں
سمجھ بوجھ کی اس کی کب انتہا ہے ؟
اسے جس نے کاریگری سے بنایا
وہی تو حکیم اور قادر خدا ہے

انتہا حد ۔ آخری درجہ
انتہا ہے یعنی بہت ہے

سوالات ۔ ۱ ۔ چیونٹی اپنی ٹانگوں اور ناک سے کیا کام لیتی ہے؟

۲ ۔ چیونٹی اناج کو جمع کرنے سے پہلے کیا کام کرتی ہے اور کیوں؟

۳ ۔ چیونٹی کی طاقت اور محنت کا کچھ حال بتاؤ؟ ۴ ۔ تم چیونٹی کی کون کونسی عادتیں پسند کرتے ہو؟

ساتواں سبق

خوراک کا کام

۱ - خوراک جو ہم کھاتے ہیں۔ حلق سے نیچے اُترنے کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ پیٹ کے اندر پہنچ کر کہاں گئی؟ اور اُس نے کیا کام کیا؟ آج خوراک کا کام تم کو بتاتے ہیں۔

۲ - ہمارے بدن کے بہت سے حصے ہیں۔ جیسے بال۔ کھال۔ ہڈی۔ گوشت۔ ناخون۔ دانت۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ گردے۔ رگ پٹھے پھیپھڑے۔ اوجھڑی۔ انتڑیاں۔ وغیرہ یہ سب حصے بڑی حکمت سے اپنی اپنی جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ اور بہت اچھی طرح اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

عضو (بدن کا حصہ)
اعضاء (بدن کے حصے)

۳ - بدن کے حصوں کو اعضاء کہتے ہیں۔ ہر ایک عضو خوراک سے بنتا ہے۔ اور اُسکو خوراک کا حصہ ملتا ہے بال میں بال کا کھال میں کھال کا۔ ہڈی میں ہڈی کا

گوشت میں گوشت کا۔ ناخون میں ناخون کا حصہ پہنچ جاتا ہے + یہی حالت دِل۔ دِماغ۔ جگر۔ معدے۔ گُردوں رگ پٹھوں پھیپھڑوں۔ اوجھڑی۔ اور انتڑیوں کی ہے + یہ چیزیں بھی اِسی خوراک سے بنتی ہیں +

۴۔ بدن کے اندر بہت سی نالیاں لگی ہوئی ہیں + خوراک کے ذرّے خون بن کر اِن نالیوں میں سے گذرتے ہیں۔ اور سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخون تک بدن کے ریشے ریشے میں پہنچ کر اُس کو قوّت دیتے ہیں۔ بے کار چیزیں پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ۔ بلغم۔ بن کر نکل جاتی ہیں +

۵۔ دیکھو ہمارے بدن کی مشین۔ کیسی اچھی ہے + ساری دُنیا کے عقل مند مِل کر ایسی مشین بنانی چاہیں تو نہیں بنا سکتے + مشین کا بنانا تو بڑی بات ہے اُس کا ایک چھوٹے سے چھوٹا پُرزہ بھی نہیں بنا سکتے پُرزہ کا بنانا تو۔ الگ رہا۔ آج تک پوری

ذرّہ (بہت چھوٹا ٹکڑا۔ ریزہ)
بے کار (نکمّا)
کار (کام)
بلغم (ایک گاڑھی چیز جو حلق سے نکلتی ہے)
مشین (کل)
پرزہ (مشین کا ایک حصّہ)

طرح یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کس طرح کام دیتا ہے؟ اِس سے معلوم ہوا کہ اس مشین کا بنانے والا وہی ہے جس نے کُل دُنیا کو بنایا - اور وُہی ہمارا رب ہے ؛

رب (پالنے والا)

ذرا کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو
بدن کا ہر اک عضو جن سے بنا ہے ؛
رہے اِس میں حیران سب عقل والے
مگر کچھ نہ سمجھے کہ یہ بھید کیا ہے ؛
بدن ایسی حکمت سے جس نے بنایا
یہ قدرت ہے جس میں وُہی تو خدا ہے ؛

سوالات

۱ - بدن کے بعض حصوں کے نام بتاؤ ؟

۲ - ہمارے اعضا کس چیز سے بنتے ہیں اور کیوں کر بنتے ہیں ؟

۳ - ہمارے بدن کی مشین کیسی ہے اور کس نے بنائی ہے ؟

جانداروں کی خوراک

۱- دُنیا میں اِتنے جاندار ہیں کہ کوئی اُن کی گِنتی نہیں جانتا ۔ اُن کی قِسمیں بھی اَن گِنت ہیں ۔ ہم تم کو بڑی بڑی قِسموں کے نام بتاتے ہیں ۔ اوّل- کیڑے مکوڑے جیسے چیونٹی- مچھر- مکھی وغیرہ دوسرے پرندے یعنی اُڑنے والے جانور جیسے پِدّی- چڑیا- طوطا- مینا- فاختہ- کبوتر- چیل کوّا ۔ تیسرے چرندے یعنی گھاس کھانے والے جانور- جیسے بھیڑ- بکری- گائے- بیل بھینس- ہاتھی- گھوڑا ۔ چوتھے درندے یعنی پھاڑ کھانے والے جانور جیسے شیر- چیتا- بھیڑیا- کُتا- بلّی ۔ پانچویں سمندر کے جانور- جیسے مچھلیاں گھونگے ۔ چھٹے ننھے ننھے کیڑے جو پانی اور ہوا وغیرہ

اَن گِنت (جس کو گِن نہ سکیں)

پرندے (اُڑنے والے)

چرندے (چرنے والے)

درندے (پھاڑنے والے)

میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور خردبین کے بغیر نظر نہیں آسکتے ✦ ساتویں انسان جیسے ہم تم۔ یہ سب جانداروں کے لشکر ہیں ؁

انسان (آدمی)
لشکر (فوج)

۲۔ تم جانتے ہو۔ کہ ہر ایک جاندار کچھ نہ کچھ کھاکر زندہ رہتا ہے۔ اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جاندار کو اُس کی خوراک برابر ملتی رہتی ہے✦ چیونٹی کو چیونٹی کی اور ہاتھی کو ہاتھی کی ✦ اب ہم تم سے سوال کرتے ہیں کہ کون اِن لشکروں کو پالتا ہے؟ کون خوراک کا اِتنا بڑا سامان ہر وقت موجود رکھتا ہے؟ کون طرح طرح کے اناج۔ ترکاری پھل۔ پھول۔ ساگ۔ پات وغیرہ لاکھوں قسم کی چیزیں اُن کے کھانے کے لئے پیدا کرتا ہے؟

سامان (اسباب، چیزیں)

۳۔ یہ کام کسی کے بس کا نہیں✦ اگر سب کے سب مِل کر کرنا چاہیں تو بھی نہیں کر سکتے✦ معلوم ہوا کہ اِن لشکروں کا پالنے والا اور خوراک دینے والا وہی مہربان ہے✦ جس نے اِن کو پیدا کیا ہے۔ جو ہر ایک کی

ضرورت کو سمجھتا ہے اور وہی سب کا خدا ہے ؏

چرندے۔ پرندے بھی کیڑے مکوڑے
ہوا پانی کے جانور ننھے ننھے ؏
درندے سمندر کے جاندار انسان
غرض سارے عالم میں جن جن کے ہے جان
نہیں جن کے لشکر کی کچھ انتہا ہے
جو رازق ہے ان سب کا وہی خدا ہے

رازق (رزق دینے والا)
رزق (روزی یا خوراک)

سوالات

۱ - سات قسم کے جانداروں کے نام بتاؤ ؟
۲ - ان جانداروں کی خوراک کہاں سے آتی ہے اور کون پیدا کرتا ہے ؟

نواں سبق

جانداروں کے اعضاء

بعض رو (کچھ یعنی کچھ)

۱- بعض جانور زمین پر رہتے ہیں اور بعض پانی میں + زمین پر رہنے والے جانوروں میں سے کچھ گھاس کھاتے ہیں جیسے گائے بھینس - اور کچھ گوشت پر گزارہ کرتے ہیں جیسے شیر - بھیڑیا +

۲- پانی کے جانوروں میں سے کچھ ایسے ہیں جو پانی میں رہتے ہیں اور زمین پر زندہ نہیں رہ سکتے - جیسے مچھلیاں + کچھ ایسے ہیں جو زمین پر بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور پانی میں بھی - جیسے مینڈک کچھوا +

۳- بہت سے پرندے زمین پر رہتے ہیں - جیسے چڑیا - کوا تیتر - کبوتر - طوطا - مینا بعض زمین پر رہتے ہیں - اور پانی میں بھی تیرتے ہیں + جیسے بطخ - مرغابی - قاز + کچھ ایسے

ہیں جو کنارے کے قریب پانی میں چلتے پھرتے ہیں جیسے بگلا

۴۔ گھاس کھانے والے جانوروں کے دانت ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے گھاس اچھی طرح کُتر سکتے ہیں۔ اُن کا معدہ بھی گھاس کو اچھی طرح ہضم کر سکتا ہے۔ شکاری جانوروں کے دانت اور پنجے شکار کو پکڑنے اور نوچنے کے ڈھب کے ہوتے ہیں۔ مچھلیوں کے سانس لینے کے لئے گلپھڑے ہوتے ہیں جن سے پانی کے اندر سانس لے سکتی ہیں۔

۵۔ پرندوں کی ہڈیاں ہلکی ہوتی ہیں جن میں گُودے کی جگہ ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ہڈیوں پر گوشت بھی کم ہوتا ہے بس سینہ کی ہڈی پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے اُڑنے میں آسانی ہوتی ہے اور خُوب زور لگ سکتا ہے۔ شکاری پرندوں کی چونچیں اور پنجے بھی تیز اور شکار کے ڈھب کے ہوتے ہیں۔

۶۔ تیرنے والے پرندوں کا بدن کشتی نما اور اُن کے پنجے جھلی سے منڈھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پنجے پانی کو ہٹانے کے لئے چپّو کا کام دیتے ہیں۔ جو پرندے پانی میں چل پھر کر اپنی خوراک

معدہ (پیٹ کا وہ حصہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے)

گلپھڑے (سوراخ جن سے مچھلی سانس لیتی ہے)

سینہ (چھاتی)

کشتی نما (کشتی کی صورت کا)

چپّو (لکڑی کا اوزار جس سے کشتی چلاتے)

تلاش کرتے ہیں۔ اُن کی ٹانگیں اور چونچیں لمبی لمبی ہوتی ہیں ؛

۷۔ تم نے دیکھا کہ جیسی جس جانور کو ضرورت تھی ویسے ہی اَعضاء اُس کو ملے۔ اور اُن سے کام لینے کی عَقل بھی دی گئی + اب ذرا اپنی عقل سے کام لو اور سمجھو کیا یہ انتظام آپ سے آپ ہو رہا ہے؟ نہیں۔ کبھی نہیں ؛ یہ تو ایسے عالِم اور حکیم کے کام ہیں جس کے علم اور حکمت کو ہم پُوری طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہی ہمارا خدا اور سارے جہاں کا خالق ہے؟

چرندے پرندے ہوں یا ہوں دَرِندے
ہوا پانی میں یا ہوں خشکی میں رہتے ؛
ہوئے جتنے جاندار دُنیا میں پیدا
ملے سب کو اُنکی ضرورت کے اَعضاء ؛
سمجھ پھر ملی کام لینے کی۔ اُن سے
وُہ سب کام لیتے ہیں اَعضاء سے اپنے ؛
ہر اِک عُضو سانچے میں کیسا ڈھلا ہے
یہ قُدرت ہے جسکی وُہی تو خدا ہے ؛

سوالات - ۱ - کچھ جانوروں اور پرندوں کے نام بتاؤ جو (۱) زمین پر رہتے ہیں ؟ (۲) پانی میں رہتے ہیں (۳) زمین پر بھی رہتے ہیں اور پانی میں بھی رہتے ہیں ؟

۲ - گھاس کھانے والے جانوروں شکاری جانوروں اور مچھلیوں کی بناوٹ میں کیا فرق ہے ؟

۳ - پرندوں کی ہڈیاں کیسی ہوتی ہیں ؟

۴ - تیرنے والے اور دریا میں چلنے والے پرندوں کی ٹانگیں کیسی ہوتی ہیں ؟

دسواں سبق

نیکی اور بدی کی پہچان

۱ - آدمی کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے - تو اس میں اور جانور کے بچے میں کچھ ایسا فرق نہیں ہوتا - دو ہاتھ - دو پاؤں - دو کان - دو آنکھیں ایک سر ایک ناک ایک دل - ایک

زبان۔ یہ سب چیزیں آدمی کے بچے میں پائی جاتی ہیں اور جانور کے بچے میں بھی + اسی طرح کھانا پینا۔ اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ سونا۔ جاگنا۔ اور اپنی زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنا۔ آدمی اور جانور دونوں میں یکساں ہے

یکساں (ایک سا)

۲۔ آدمی کے بچے کی عقل آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور وہ اِس بات کو سمجھنے لگتا ہے کہ سچ بولنا اچھا ہے اور جھوٹ بولنا بُرا۔ ایمانداری اچھی ہے اور چوری بُری + شرم اچھی ہے اور بےشرمی بُری کسی کو آرام دینا اچھا ہے اور دُکھ دینا بُرا + مگر حیوان میں یہ بات کہاں ؟ اگر کُل دُنیا کے انسان مِل کر کسی حیوان کو یہ باتیں سمجھانا چاہیں جیسے بلّی سے کہیں بی بلّی چوری نہ کرنا۔ یا چوہے سے کہیں میاں چوہے کپڑا نہ کُترنا۔ تو ایسی باتیں اُن کی سمجھ نہیں آسکتیں عمل کرنا تو الگ رہا

حیوان (جانور)

عمل کرنا (کام کرنا۔ جیسا کہا جائے ویسا کرنا)

۳۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ یہ نیکی بدی کی پہچان جو انسان میں ہے۔ اور حیوان میں نہیں۔ آخر اس کا سبب کیا ہے ؟ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ اس سمجھ کو انسان نے

نیکی (بھلائی)
بدی (بُرائی)

خود پیدا نہیں کیا۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس کی مٹی میں یہ اثر ہے کیونکہ اسی مٹی سے انسان کا بدن بنتا ہے اور اسی سے حیوان کا۔ پھر انسان میں یہ پہچان کہاں سے آئی؟

۴۔ اس کا جواب یہی ہے کہ انسان اور حیوان کے بنانے والے نے دونوں میں یہ فرق رکھا ہے۔ اور ہم اسی قادر اور حکیم کو خدا کہتے ہیں۔

ملی ہے جسے عقل انسان ہے وہ
جو ہے اس سے محروم حیوان ہے وہ
بڑی اچھی دولت ہے یہ آدمی کی
کہ پہچان ہے جس سے نیکی بدی کی
سمجھ بوجھ یہ جس نے انساں کو دی ہے
ہمارا خدا ایک قادر وہی ہے

محروم (خالی)

سوالات

۱۔ انسان کے بچے اور حیوان کے بچے میں کون کونسی باتیں ملتی جلتی ہیں؟

۲۔ انسان نیکی بدی کو سمجھتا ہے اور حیوان نہیں سمجھتا اسکا کیا سبب ہے؟

گیارھواں سبق

ہمارے ارادے

ارادہ (دل کی خواہش)

۱- ہم بہت سے کام اپنے ارادے سے کرتے ہیں۔ جیسے کھانا پینا۔ اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ پڑھنا لکھنا وغیرہ۔ مگر بہت سے کام ایسے بھی ہیں۔ جو ہمارے ارادے کے خِلاف ہوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ بہت مالدار ہو جائیں۔ اَور کوشش بھی کرتے ہیں۔ مگر نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہم کو شہر کی حکومت مِل جائے۔ مگر نہیں مِلتی۔ ہم چاہتے ہیں کہ سوداگری میں بہت سا نفع کمائیں۔ مگر نفع کی جگہ نقصان ہوتا ہے۔

خلاف (اُلٹا)

نفع (فائدہ)

نقصان (گھاٹا۔ کمی)

۲- ہم نے دیکھا کہ دُنیا میں ہماری سب خواہشیں پُوری نہیں ہوتیں۔ چاہتے ہیں کچھ اَور ہوتا

ہے۔ کچھ + ہم تو ہم بڑے بڑے امیروں اور
بادشاہوں کے ارادے بھی پورے نہیں ہوتے۔
۳۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا قادر ہے جو انسان
کے ارادوں کو توڑ دیتا ہے۔ اور اسی کو خدا کہتے ہیں۔
ایک عالم نے کیا خوب فرمایا ہے کہ "میں نے اپنے
رب کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا"۔

ارادے جو کرتا ہے انسان دل میں
نہیں پورے ہوتے وہ کوشش سے اکثر ہو
تو یہ جان تو جو انہیں توڑتا ہے۔
وہی ہے خدا اور قادر ہے سب پر ہو

ہم تو ہم (ہما ملکیا ذکر ہم تو کسی گنتی ہی میں نہیں)

اکثر (بہت سے)

سوالات

۱۔ کچھ ایسے کام بتاؤ جو آدمی کے اختیار میں ہیں؟

۲۔ کیا ہماری سب خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں؟

۳۔ میں نے اپنے رب کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا اس کا مطلب بتاؤ؟

بَارھواں سَبَق

پَرِندے کا اَنڈا

۱- کِسی نے ایک بُزُرگ سے پُوچھا- جناب! ہم کِس طَرح سَمجھیں کہ خُدا ہے؟ فرمایا اَچّھا بَیٹھو ہم تُم کو بتائیں گے + اِتنے میں ایک چھوٹا بچہ آنِکلا + اُس کے ہاتھ میں ایک اَنڈا تھا + جِس سے وہ کھیل رَہا تھا + آپ نے کہا "بیٹا- اَنڈا مُجھے دو" اُس نے دے دِیا- آپ نے اَنڈا ہاتھ میں لِیا- اَور اِس طَرح سَمجھانا شُروع کیا +

۲- دیکھو- اَنڈا کیا ہے- ایک بَند قلِعہ ہے- جِس کے اَندر کی چِیزیں نَظر نہیں آتیں + اُوپر سَخت چھِلکا ہے- چھِلکے کے نیچے نَرم جھِلّی ہے + جھِلّی کے نیچے سَفیدی ہے- جیسے پگھلی ہوئی چاندی- اور سُفیدی کے بِیچ میں زَردی ہے- جَیسے پگھلا

ہُوا سونا + نہ سُفیدی زردی سے مِلتی ہے۔ اور نہ زردی سفیدی سے + دونوں الگ الگ رہتی ہیں + کوئی انڈے کے اندر سے باہر نہیں آیا۔ اور نہ باہر سے اندر گیا۔ جو یہ بتائے کہ انڈا اچھا ہے یا بگڑ گیا۔ اور تم نہیں جانتے کہ اِس سے نر پیدا ہوگا یا مادہ + مور جِس کے بدن پر رنگ برنگ کے خوبصورت پر ہوتے ہیں + وہ بھی انڈے ہی سے پیدا ہوتا ہے +

۳۔ اب آپ نے اُس سے پُوچھا "تم سمجھے؟ انڈا کیسی کاریگری سے بنایا گیا ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ انڈے کا بنانے والا علم اور قدرت والا ہے یا نہیں؟" یہ سُن کر وہ دیر تک سر جھکائے بیٹھا رہا + پھر سر اُٹھا کر بولا "ہاں جناب۔ میں مانتا ہوں۔ اور گواہی دیتا ہوں + کہ آپ سچے اور آپ کی بات سچی"

۴۔ دیکھو! پرندے میں یہ عقل نہیں کہ انڈا بنا

سکے - اور بڑے سے بڑا کارِیگر بھی نہیں بنا سکتا +
اِس سے مَعلُوم ہُوا کہ انڈے کا بنانے والا بڑا عالِم
بڑا حکیم - اور بڑا قادِر ہے اور ہم اُسکے عِلم اور اُس
کی حِکمت اور اُس کی قُدرت کو نہیں سمجھ سکتے +
وُہی ہمارا خدا اور سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے +

یہ انڈا - جسے روز ہم دیکھتے ہیں -
بڑی حِکمتوں سے بنایا گیا ہے +
بھری ہے سفیدی بھی زردی بھی اس میں
مگر کیسے - اِک دوسری سے جدا ہے +
سُنو سُننے والو! یہ قُدرت ہے جس میں
وُہی اِک حکیم اور قادِر خُدا ہے +

سُوالات

انڈے کے اُوپر کیا چیز ہوتی ہے اور اُس کے اندر کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں
انڈے میں تم کو خُدا کی - کیا کیا قُدرتیں نظر آتی ہیں؟

سکے - اور بڑے سے بڑا کاریگر بھی نہیں بنا سکتا +
اِس سے معلوم ہوا کہ انڈے کا بنانے والا بڑا عالم
بڑا حکیم - اور بڑا قادر ہے اور ہم اُسکے علم اور اُس
کی حکمت اور اُس کی قدرت کو نہیں سمجھ سکتے +
وُہی ہمارا خدا اور سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے +

یہ انڈا - جسے روز ہم دیکھتے ہیں -
بڑی حکمتوں سے بنایا گیا ہے +
بھری ہے سفیدی بھی زردی بھی اِس میں
مگر کیسے - اِک دوسری سے جدا ہے +
سنو سننے والو! یہ قدرت ہے جِس میں
وُہی اِک حکیم اور قادر خدا ہے +

سوالات

انڈے کے اُوپر کیا چیز ہوتی ہے اور اُس کے اندر کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں
انڈے میں تم کو خدا کی - کیا کیا قدرتیں نظر آتی ہیں ؟

تیرھواں سَبق

پَرِندے کا پَر

۱- پَرِندہ اپنے بازوؤں سے ہَوا میں اُڑتا ہے + ہَر ایک بازو میں کَئی کَئی پَر ہوتے ہَیں + اِن پَروں کی بَناوٹ کو دیکھ کر بَڑے بَڑے عالِموں کی عَقل حَیران ہَے +

۲- پَر کے بِیچ میں ایک ہَلکی سی ڈَنڈی ہوتی ہے + ڈَنڈی کے اُوپَر کا سِرا سَلائی کی طَرح صاف۔ چِکنا۔ موٹا۔ اور نیچے کا سِرا کھُردرا بارِیک۔ اَور گاؤدُم ہوتا ہے + دونوں طَرَف نَرم نَرم۔ پَتلے پَتلے ریشے اِس طَرح لگے ہُوئے ہوتے ہیں کہ اُوپَر سے نیچے کی طَرَف کَیسے ہی زور سے ہاتھ پھیریں۔ پَر کی صُورَت نہیں بِگَڑتی۔ اَور اُس کے ریشے جَیسے ہَیں وَیسے ہی رہتے ہیں + ہاں اگر نیچے سے

گاؤدُم (اوپر سے موٹا اور نیچے سے پتلا جیسے گائے بیل کی دُم)

اُوپر کی طرف ہاتھ پھیریں تو اُس کی صُورت بگڑ جاتی ہے اور ریشے جُدا جُدا ہو جاتے ہیں۔

۳ - پَر کا چکنا اور موٹا سرا سینے کی ہڈی میں لگا رہتا ہے + اُڑتے وقت پرندہ بازوؤں کو ہلاتا ہے اور کبھی پھیلا دیتا ہے + اُس وقت ہوا میں ایک چادر سی تَن جاتی ہے + یہ بازو چپّو کا کام دیتے ہیں + ملّاح چپّو سے پانی کو چیر کر کشتی چلاتا ہے + اِسی طرح پرندہ بازوؤں سے ہوا کو چیر کر اُڑتا ہے

۴ - کیسی ہی تیز آندھی آئے۔ کیسا ہی سخت جھکڑ چلے مگر کیا مجال؟ کہ پرندے کا پَر بگڑ جائے۔ اور اُس کے ریشے جُدا جُدا ہو جائیں + ہاں اگر پَر اُلٹا لگا ہوا ہوتا۔ موٹا سرا پیچھے اور باریک سرا آگے۔ تو ہوا کے ذرا سے دھکّے سے اُس کی صُورت بگڑ جاتی + ریشے الگ الگ ہو جاتے + پرندہ اُڑ نہ سکتا اور اُسی وقت گر پڑتا +

جھکڑ (ہوا کا تیز جھوکا آندھی)
کیا مجال (کیا طاقت؟ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا)

۵ - دیکھو پرندے کے بنانے والے کو پہلے سے علم تھا اور وہ خوب جانتا تھا کہ پرندے کو ہوا میں اڑنا ہوگا - اِسی لئے اُس نے حِکمت سے پَروں کو بنایا - اور پرندے کو اُن سے کام لینا بھی سکھایا ۔ اُسی حَکیم کو جس کی حِکمت کا کمال ایک پَر کے اندر بھی نظر آتا ہے خُدا کہتے ہیں ۔

یہ پَر جسم چڑیوں کا جس سے ڈھکا ہے
کچھ ایسے ہی سانچے میں ڈھالا گیا ہے
کہ بس دنگ ہیں دیکھ کر عقل والے
نہ جانے کہ کن حِکمتوں سے بنا ہے
سُبک - نرم مضبوط - چکنا - ہے پیارا
بھری ہی جس میں رہتی ہمیشہ ہوا ہے
اگر عقل سے کام لیں عقل والے
تو مِلتا یہاں بھی خُدا کا پتہ ہے

کمال (خوبی)
جسم (بدن)
دنگ (حیران)
سُبک (ہلکا)

سوالات

۱- پر کی بناوٹ کا کچھ حال بتاؤ

۲- پرندے کے سینے میں پر کس طرح لگا رہتا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے؟

۳- ہوا کے جھکڑ سے پرندے کے پر پر کیا اثر ہوتا ہے!

چودھواں سبق

ہماری آوازیں اور رنگتیں

۱ دُنیا میں اَن گِنت آدمی بستے ہیں۔ مگر سب کی صُورتیں اور رنگتیں جُدا جُدا ہیں + کسی کی آنکھیں بڑی ہیں کسی کی چھوٹی + کسی کا ہونٹ موٹا ہے کسی کا پتلا + کوئی لمبا ہے - کوئی بونا + کوئی گورا ہے کوئی کالا + کسی کا چہرہ سُرخ ہے تو کسی کا زرد + غرض جتنے آدمی - اُتنی ہی صُورتیں اور اُتنی ہی رنگتیں +

غرض (مطلب - مطلب یہ ہے)

۲- صورتوں اور رنگتوں کی طرح آوازیں بھی
الگ الگ ہیں + ماں بیٹی کی آواز میں فرق ہے +
باپ سے بیٹے کی آواز جُدا ہے + بھائی کی گفتگو کا
رنگ کچھ اور ہے۔ بہن کی گفتگو کا ڈھنگ کچھ اور +

(۳)- اگر سب کی صورتیں۔ رنگتیں اور آوازیں
بالکل ایک سی ہوتیں تو دنیا میں بڑی بڑی
خرابیاں ہوتیں + اچھے بُرے کی پہچان نہ ہوتی +
اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا سمجھ لیتے + دوست
اور دشمن کی تمیز نہ رہتی دوست کو دشمن اور دشمن
کو دوست سمجھ لیتے + بچے ماں باپ کو اور ماں
باپ بچوں کو نہ پہچان سکتے + ایک آدمی دھوکا
دے کر دوسرے کے مال کا وارث بن جاتا۔ اور
اصلی وارث منہ دیکھتا رہ جاتا + خونی خون
کر کے بھاگ جاتا۔ اور اس کا ہم شکل۔ ہم رنگ
اور ہم آواز پکڑا جاتا۔ اور پھانسی پا جاتا +

تمیز (پہچان)

وارث (حق دار)

ہم شکل (ایک سی صورت والا)

ہم رنگ (ایک سی رنگت والا)

ایسی ایسی ہزاروں مصیبتیں پڑتیں ؛

۴- دیکھو۔ دُنیا کے بنانے والے نے کیسی حکمت سے یہ فرق رکھا ہے + اگر ایسا نہ ہوتا تو زندگی مشکل ہو جاتی۔ اور دنیا بہت جلد مِٹ جاتی + جس قادر اور حکیم نے ایسا اِنتِظام کیا ہے اُسی کو خدا کہتے ہیں ؛

اگرچہ کروڑوں ہیں اِنساں جہاں میں
مگر صورت۔ آواز۔ رنگت۔ جُدا ہے ؛
نہ ہو فرق گر ایسا عالم میں ظاہر
تو بس جان تو یہ کہ دُنیا فنا ہے ؛
کیا اِنتِظام ایسی حِکمت سے جس نے
سِوا اُس کے کیا اور کوئی خُدا ہے ؛

فنا = مٹ جا

سوالات

۱- تم نے ایسے دو آدمی دیکھے ہیں جن کی صورت اور رنگت بالکل ایک سی ہو؟

۲- کیا دو آدمیوں کی آواز ایک سی ہو سکتی ہے ؟

۳- اگر سب لوگوں کی صورتیں رنگتیں اور آوازیں یکساں ہوتیں تو کیا ہوتا؟

پندرھواں سبق

دِل کی گواہی

۱- تُم نے پچھلے سبقوں میں دیکھ لیا کہ دُنیا کی ہر چیز سے خُدا کا پتہ مِلتا ہے بڑھیا کا چرخہ - قدم کا نِشان - کشتی کا سفر - باغ کی سیر - شہد کی مکھی - چھوٹی چیونٹی خوراک کا کام - جانداروں کی خوراک - جانوروں کے اعضاء - پرندے کا انڈا - پرندے کا پر - وغیرہ سب چیزوں میں خُدا کی قُدرت اور کاریگری صاف صاف نظر آتی ہے +
سچ تو یہ ہے کہ رائی سے لیکر پہاڑ تک اور ذرے سے لیکر آفتاب تک سب چیزیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ اُن کا

آفتاب (صحیح)

بنانے والا بڑا قادر اور حکیم ہے ؛

۲- تم نے یہ بھی دیکھ لیا کہ مصیبت اور تکلیف میں آدمی کا دِل آپ سے آپ خُدا کی طَرَف جُھکتا ہے + بات یہ ہے کہ خُدا کا خیال آدمی کے دِل میں کچھ ایسا سمایا ہے جیسے کپڑے میں پکّا رنگ - جو پھیکا تو پڑ جاتا ہے - مگر چھوٹتا نہیں + اِسی طرح خُدا کا خِیال کبھی کمزور ہو جاتا ہے + مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ دِل سے بِالکُل نِکل جائے + اگلے وقتوں میں ایک بادشاہ ہوا ہے جِس کا نام فِرعَون تھا - بڑا مغرور بادشاہ تھا اور لوگوں سے کہتا تھا کہ مَیں تمہارا خُدا ہوں + خُدا کی قُدرت ! وہ دریا میں ڈوب کر مرا + ڈوبتے وقت - اُسے بھی خُدا یاد آیا + لگا گڑگڑانے اور خُدا سے دُعا مانگنے ؛

بالکل
دپورا پورا

۳- دُنیا کی سَب قوموں نے مانا ہے کہ دُنیا کا بنانے والا کوئی ہے + جنگلی آدمی- جو جانوروں کی طرح رہتے ہیں- اور جن کو نہ کھانے پینے کی تمیز ہے- نہ تن بدن ڈھکنے کا خیال + وہ بھی اِتنا سمجھتے ہیں کہ کوئی ہمارا پیدا کرنے والا ہے-

۴- سچ تو یہ ہے کہ ہمارا دِل سَب سے بڑھ کر خُدا کی گواہی دیتا ہے- اور آپ سے آپ بول اُٹھتا ہے کہ خُدا ہے + اور یہ خیال خُدا ہی نے ہمارے دل میں ڈالا ہے + کوئی سمجھائے یا نہ سمجھائے + ہم اِتنی بات ضرور سمجھتے ہیں کہ ہمارا پیدا کرنے والا- اور زمین اور آسمان کا بنانے والا بڑی قُدرت والا ہے- اُسی کو اللہ اور پرمیشور کہتے ہیں- اور اُسی کا نام گاڈ..........

اللہ پرمیشور گاڈ وان ... خدا ... نام ہیں

اور یزداں ہے۔

ہر اِک ذرّے سے اُس کی حکمت ظاہر ہے
ہر اِک پتّا دیتا اُسی کا پتہ ہے؛
مگر سب سے بڑھ کر یہی دِل ہمارا
بتاتا ہے ہم کو کہ بے شک خدا ہے؛

سوالات

۱ پچھلے سبقوں میں تم نے کِن کِن چیزوں کا حال پڑھا ہے
۲ بڑھیا کے چرخے اور قدم کے نشان (وغیرہ) سے خدا کو کِس طرح پہچانتے ہیں؟
۳ فرعون کون تھا اور اس کو خدا کس طرح یاد آیا تھا؟

شکریہ

اس کتاب کی نظموں کے مُرتب کرنے میں جناب مولوی سید علی حیدر صاحب الہ آبادی مقیم بمبئی نے مجھکو خاص طور پر مدد دی ہے اور میں اُنکی اس عنایت کا نہایت ممنون ہوں + اس موقع پر جناب میرزا عابد حسین صاحب رئیس لکھنؤ کا شکریہ ادا کرنا بھی ضرور فرض ہے - آپ ہی کے علمی ذوق اور تعلیمی شوق نے میری ہمت بندھائی اور فوراً ہی اس کتاب کی اشاعت کی نوبت آئی + ورنہ خدا جانے شائقین کو کب تک انتظار کرنا پڑتا اور طالبان علم کب تک اِسکے فائدے سے محروم رہتے +

خاکسار مصنف